بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۳/۶۸	۱۵ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۸ اخاء ۱۳۵۸ ہش ۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۲۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں مقیم ہیں اور اہم مہمات دینیہ کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ حضور کو اپنی حفظ وامان میں ہر طرح بخیر وعافیت رکھے اور آپ کی مہمات دینیہ میں ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

میرے نواسے عزیز لئیق احمد صاحب خورشید کو اللہ تعالیٰ نے ۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جو کہ عزیزم مکرم شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل اور عزیزہ امۃ اللطیف صاحبہ کا پوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "نفیس احمد خورشید" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی باصحت زندگی دے، خادم دین اور ہم سب کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

عبدالرحیم دیانت درویش
حال مقیم حیدرآباد۔ سندھ

مکرم مولوی غلام احمد صاحب ارشد فاضل جو منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ گجرات کے والد ہیں کا ہرنیا کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل شفا کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد کوثر۔ واپڈا ہاؤس۔ لاہور)

امراء کرام جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

نظارت تعلیم کی طرف سے ایک نہایت ضروری خط سیالکوٹ، پشاور شہر، ساہیوال، اوکاڑہ، کھاریاں، کنری اور سانگھڑ کے مقامی امراء نیز تمام امراء اضلاع کو مورخہ ۷۹/۱۰/۲ کو ارسال کیا گیا ہے۔ اگر یہ خط مکتوب الیہم میں سے کسی کو نہ ملا ہو تو فوری طور پر نظارت ہذا کو اطلاع دیں تا انہیں ضروری اطلاع پہنچائی جا سکے۔

(ناظر تعلیم)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بعض مصروفیات کی بناء پر تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جب خدا نے اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت میرے پر ظاہر کی تو میں کانپ اٹھا

خدا کی غیرت نے مجھے اس لئے مسیح موعود کر کے بھیجا تا میں اس کی نبوت کے لئے تمام دنیا میں گواہی دوں،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝ (طٰہٰ: ۱۱۰)

ترجمہ:- اس دن شفاعت سوائے اس کے جس کے حق میں شفاعت کرنے کی اجازت رحمٰن خدا دے گا اور جس کے حق میں بات کہنے کو وہ پسند کرے گا کسی کو نفع نہ دے گی۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ (مسلم۔ کتاب الایمان)

ترجمہ:- (قیامت کے روز) سب لوگ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئیں گے کہ اصلی اور دائمی راہ نجات بتائیے چنانچہ آپ اس کیلئے کوشش کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اذن ملے گا اور امانت اور تعلق انسانیت کو بھیجا جائے گا یعنی انہیں نشان نجات قرار دیا جائے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اے عزیزو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں وہ صرف ایک نبی ہے۔ ... میں نے یہ باتیں اپنی طرف سے نہیں کہیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خالق ہے میرے پر ظاہر ہوا اور اسی نے اس آخری زمانہ کیلئے مجھے مسیح موعود کیا اس نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے کہ یسوع ابن مریم نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور اس نے میرے ساتھ ہمکلام ہو کر مجھے بتلایا کہ وہ نبی جس نے قرآن پیش کیا اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا وہ سچا نبی ہے اور وہی ہے جس کے قدموں کے نیچے نجات ہے اور بجز اس کی متابعت کے ہرگز ہرگز کسی کو کوئی نور حاصل نہیں ہوگا۔ اور جب میرے خدا نے اس نبی کی وقعت اور قدر اور عظمت میرے پر ظاہر کی تو میں کانپ اٹھا اور میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں لوگ حد سے بڑھ گئے یہاں تک کہ ان کو خدا بنا دیا اسی طرح اس مقدس نبی کا لوگوں نے قدر شناخت نہیں کیا جیسا کہ حق شناخت کرنے کا تھا اور جیسا کہ چاہیئے لوگوں کو اب تک اس کی عظمتیں معلوم نہیں۔ وہی ایک نبی ہے جس نے توحید کا تخم ایسے طور پر بویا جو آج تک ضائع نہیں ہوا۔ وہی ایک نبی ہے جو ایسے وقت میں آیا جب تمام دنیا بگڑ گئی تھی اور ایسے وقت میں گیا جب ایک سمندر کی طرح توحید کو دنیا میں پھیلا گیا۔ اور وہی ایک نبی ہے جس کے لئے ہر ایک زمانہ میں خدا اپنی غیرت دکھلاتا رہا ہے اور اس کی تصدیق اور تائید کے لئے ہزارہا معجزات ظاہر کرتا رہا۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی اس پاک نبی کی بہت توہین کی گئی اس لئے خدا کی غیرت نے جوش مارا اور سب گزشتہ زمانوں سے زیادہ جوش مارا اور مجھے اس نے مسیح موعود کر کے بھیجا تا کہ میں اس کی نبوت کے لئے تمام دنیا میں گواہی دوں۔"

(اشتہار منسلکہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۱۷)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۵ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

۸ اخاء ۱۳۵۸ ہش

۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے مرکزی اجتماعات کی اہمیت اور اُن میں شمولیت کی بے انداز اہمیت

قومی اور ملی زندگی میں اجتماعات کو جو اہمیت حاصل ہے وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ اسلام نے نہ صرف مذہبی فریضہ کی شکل میں مختلف سطحوں پر پوری پابندی اور باقاعدگی کے ساتھ اجتماعات کے انعقاد کا حکم دیا ہے بلکہ فرض عبادات کا درجہ رکھنے والے اجتماعوں کے علاوہ بھی وقفہ وقفہ سے افراد کی دینی اور روحانی تربیت کے لئے اجتماعات منعقد کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

جہاں تک دینی نقطۂ نگاہ سے فرض عین کا درجہ رکھنے والے اجتماعات کا تعلق ہے ان میں محلہ جات کی مساجد میں روزانہ پنج وقتہ فرض نمازوں کی باجماعت ادائیگی کا اہتمام، ہفتہ کے ہفتہ ہر شہر کی جامع مسجد میں ایک ہی جگہ زیادہ وسیع پیمانہ پر نماز جمعہ کا اہتمام، سال میں دو بار عیدین کے اجتماعات اور سال کے سال عالمی سطح پر مکہ میں حج کے عظیم الشان اجتماع کا انعقاد شامل ہے۔

ان اجتماعات کے علاوہ جہاں تک افراد جماعت کی دینی اور روحانی تربیت کی غرض سے وقفہ وقفہ سے اجتماعات منعقد کرنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے۔ کہ جب بھی مامور من اللہ یا اس کا نائب اور خلیفہ انہیں نئی حیات سے ہمکنار کرنے کے لئے بلائے تو وہ سب کام کاج چھوڑ کر اور ہر قسم کی دنیوی مصروفیات سے فارغ ہو کر فوراً حاضر ہوں اور کسی قسم کی سستی اور غفلت کا مظاہرہ نہ کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مومنوں کو اس کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ
إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○
وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ
خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ○

(الانفال آیت ۲۵-۲۶)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہو جبکہ وہ رسول تم کو زندہ کرنے کے لئے پکارے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو کہ تم میں سے صرف ظالموں کو ہی نہیں پہنچے گا (کیونکہ غیر ظالم بھی جو رسول یا اس کے نائب کی آواز پر عمداً لبیک نہ کہیں گے اس میں مبتلا ہو سکتے ہیں) اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہوتا ہے۔

ان آیات سے ان اجتماعات اور ان میں شمولیت کی اہمیت ظاہر ہو رہی ہے جو افراد جماعت کی دینی اور روحانی تربیت کی غرض سے کسی مرکزی مقام پر منعقد کئے جائیں۔ ایسے اجتماعات کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں شریک ہو کر اجتماعی طور پر عبادات بجا لانے اور دعائیں اور ذکر الٰہی کرنے کے نتیجہ میں تزکیہ نفس کے علاوہ اطمینان قلب کی دولت میسر آتی ہے۔ نیز خدمت دین کے لئے ذوق و شوق اور ولولہ عشق میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ اضافہ اجتماع میں شرکت کرنے والوں کو ایک نئی زندگی سے مالا مال کر دکھاتا ہے۔ خدمت اسلام کا فریضہ کامیابی سے ادا کرنے اور تائید و نصرت الٰہی کا مورد بننے کے لئے افراد جماعت کا اس نئی زندگی سے ہمیشہ مالا مال ہوتے رہنا از بس ضروری ہے۔ اس کے بغیر مقبول خدمت کی توفیق مل ہی نہیں سکتی۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اصحاب کو بار بار مرکز میں آکر آپؑ کی قوتِ قدسی اور تریاقی صحبت سے فیض یاب ہونے کی بہت تلقین فرماتے تھے۔ اور وہ بڑی تعداد میں قادیان آکر حیاتِ نو سے مالا مال ہوا کرتے تھے۔

اسی غرض کے پیش نظر ہماری جماعت میں خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ اور انصار اللہ کے سالانہ اجتماعات کا انعقاد عمل میں آتا ہے ان اجتماعات کی تاریخیں قریب آگئی ہیں۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نیز لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے اجتماعات ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہے ہیں اور انصار اللہ کا اجتماع اس کے ایک ہفتہ بعد منعقد ہوگا۔ جماعت کے نوجوان اور اطفال نیز مستورات و ناصرات اور اسی طرح انصار اللہ اپنے ان اجتماعات کی اہمیت اور دینی و روحانی تربیت کے ضمن میں ان کی بے انداز افادیت سے اچھی طرح باخبر ہیں۔ اسی لئے وہ ہر سال اپنے ان اجتماعات میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے پاکستان کے کونہ کونہ سے دیوانہ وار کھچے چلے آتے ہیں اور آتے بھی ہیں پہلے سے بڑھ کر تعداد میں۔

ہمیں یقین ہے امسال بھی انشاء اللہ العزیز اپنے ان مقدس و بابرکت اجتماعات میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے وہ اپنی درخشندہ و تابندہ روایات کے مطابق ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے زیر اثر آئیں گے اور دیوانہ وار آئیں گے اور نہ صرف پہلے سے بڑھ کر تعداد میں آئیں گے بلکہ شرکت کرنے والی مجالس کی تعداد بھی پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ کیونکہ آج روئے زمین پر ان سے زیادہ اس حقیقت سے کوئی باخبر نہیں کہ مومن کا قدم ہمیشہ آگے بڑھتا ہے۔ اس کے پیچھے ہٹنے یا کسی ایک جگہ پر ٹھہرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ان کا ہر قدم پہلے سے آگے ہی بڑھتا ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز امسال بھی پہلے سے بہت آگے بڑھے گا۔ اور اس شان سے بڑھے گا کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہے گی کہ جس کا کوئی نمائندہ ان اجتماعات میں شامل نہ ہو۔ اس لئے کہ انصار، خدام، اطفال و ناصرات اور لجنات اماء اللہ کی ممبرات تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد پہنچ چکا ہے۔ جس میں حضور نے فرمایا ہے:۔

"میری یہ خواہش ہے کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہے جس کا کوئی نمائندہ اس اجتماع میں شامل نہ ہو۔ اس لئے میں امراء اضلاع اور مربی صاحبان کو اور ان کو جو ان لوگوں کی نگرانی کرنے والے ہیں یہ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہیں اس بات کے کہ ہر جماعت سے خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں نمائندہ آئے۔ اگر چھوٹی جماعت ہے ایک نمائندہ آئے مگر آئے ضرور۔ ہر جماعت سے انصار اللہ کے اجتماع میں نمائندہ شامل ہو خواہ ایک ہی ہو اگر وہ چھوٹی جماعت ہے لیکن آئے ضرور"۔

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء مطبوعہ الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۷۹ء)

مرکز میں بار بار آنے کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا تعالیٰ کسی کو توفیق دے اور وہ اسکو سمجھ لے بار بار آنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس سے یہی نہ ہوگا کہ وہ اپنے نفس کے لئے فائدہ پہنچائے گا بلکہ بہتوں کو فائدہ پہنچا سکے گا۔ کیونکہ جب تک خود ایک معرفت اور بصیرت پیدا نہ ہو وہ دوسروں کو کیا راہ بتائے گا۔ یہی وجہ ہوتی ہے کہ بعض شریر الطبع لوگ ایسے آدمیوں کو جن کو بار بار آنے کی عادت نہیں کوئی سوال کرتے ہیں چونکہ انہوں نے جوابات سنے ہوئے نہیں ہوتے اور ساکت ہو کر نہ خود خفت اٹھاتے ہیں بلکہ دوسروں کے لئے جو دیکھنے سننے والے ہوتے ہیں ٹھوکر کا موجب ہو جاتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد ۲ ص ۲۵۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری تبلیغی ڈائری کے بعض دلچسپ اوراق

ایک خطرناک تبلیغی سفر اور ایک نئی مسجد کی تعمیر

(مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ انچارج سیرالیون احمدیہ مشن۔ ربوہ)

سیرالیون کے کینیما (KENEMA) شہر سے تقریباً بیس ۲۰ میل کے فاصلہ پر ننگووا (NANGOWA) ریاست میں ایک اہم گاؤں مانوکوٹوہوں (MANOKOTOHUN) ہے جہاں ہمارے ایک افریقن معلّم پا ہارون کے ذریعہ ۱۹۴۲ء کے اواخر میں احمدیہ جماعت قائم ہوئی۔ اسی زمانہ میں سیرالیون گورنمنٹ نے اس ریاست کے مُشرک پیراماؤنٹ چیف کو آدم خوری کے ایک کیس میں ملوّث ہونے کی وجہ سے معزول کرکے ریاست بدر کر دیا تھا اور اس کی جگہ ایک تعلیم یافتہ عیسائی چیف مسمّی کائے سامبا (KAI SAMBA) بطور پیراماؤنٹ چیف منتخب ہوا جو اسلام اور مسلمانوں اور خصوصاً ہماری جماعت کا شدید مخالف تھا چنانچہ اس نے اُس ریاست کا حاکم بنتے ہی محض اسلام اور احمدیت کے خلاف تعصب کی وجہ سے مانوکوٹوہوں کے نومبایعین کو سخت ایذائیں دینا اور جرمانے کرنا شروع کر دیا۔ کبھی بیگار کے لئے اُنہیں کئی کئی دن تک ان کے گاؤں سے میلوں دُور بھیج دیتا۔ کبھی ریاست کے مرکز کینما بُلا کر اُن سے مزدوروں کا سا کام لیتا حالانکہ وہ لوگ اپنے گاؤں کے معزز مالکان اراضی تھے اور کبھی محض جھوٹے الزام قائم کرکے انہیں جرمانے کر دیتا۔

مسجد کو تالا لگوا دیا

آخر جب اس نے دیکھا کہ کئی ماہ تک احمدیوں کو مظالم کا شکار بنانے کے باوجود وہ ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہیں کر سکا تو اس نے اپنے سپاہی مانوکوٹوہوں بھیج کر گاؤں کی واحد مسجد کو تالا لگوا دیا تا کہ وہاں احمدی احباب نماز نہ پڑھ سکیں۔ چونکہ مانوکوٹوہوں کے نمازی مسلمان سب کے سب احمدی ہو چکے تھے اور احمدیوں کے سوا اب وہاں کوئی نماز پڑھنے والا ہی نہیں تھا اس لئے وہ مسجد بند ہی پڑی رہی اور بارشوں کی کثرت سے اس کی گھاس پھوس کی چھت بھی گر گئی اور پھر چند ماہ بعد اس کی دیواریں بھی منہدم ہو گئیں البتہ مسجد کا دروازہ اور اس پر چیف کا لگوایا ہوا تالا جوں کا توں رہا۔

بلا وجہ قید اور جرمانے

اس عرصہ میں احمدی احباب اپنے مکانوں میں کبھی علیحدہ علیحدہ اور کبھی باجماعت نمازیں ادا کرتے رہے کیونکہ ان کی بار بار درخواستوں کے باوجود انکے اس عیسائی پیراماؤنٹ چیف نے اُنہیں اپنی مسجد بنانے کی اجازت نہ دی۔ آخر جب اُس چیف کا کوئی حربہ بھی احمدی مسلمانوں کو مرتد کرنے میں کارگر نہ ہو سکا تو اس نے یہ بہانہ تراش کے کہ احمدی انتظامی امور میں میری اتھارٹی تسلیم نہیں کرتے وہاں کے سرکردہ احمدیوں کو تین روز کے لئے قید کر دیا کیونکہ قانوناً اسے تین چار روز سے زیادہ کسی کو LOCK UP کرنے کا اختیار ہی نہ تھا اور پھر اس نے ان سے مختلف قسم کے حیلوں بہانوں سے آئے دن جرمانے وصول کرنے شروع کر دئے نیز انگریز ڈسٹرکٹ کمشنر کو بھی از خود یہ جھوٹی اطلاع دے دی کہ مانوکوٹوہوں کے احمدیوں کو لوکل نظام کی خلاف ورزی کرنے پر قید کیا گیا تھا۔ اُدھر احمدیوں کو پیراماؤنٹ چیف اور اپنے گاؤں کے ٹاؤن چیف یا نمبردار کے خوف کی وجہ سے براہِ راست ڈسٹرکٹ کمشنر کے پاس شکایت کرنے کی جرأت نہ تھی۔ آخرکار جب اُن پر مظالم کی انتہا ہو گئی تو انہوں نے حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم مبلغ انچارج سیرالیون احمدیہ مشن کو تمام حالات سے مطلع کرکے ان مظالم کے تدارک کے لئے مناسب قدم اُٹھانے کی درخواست کی۔

بلاما سے مانوکوٹوہوں کو روانگی

حضرت مولانا صاحبؓ اُن دنوں دمہ کی شدید تکلیف کی وجہ سے صاحبِ فراش تھے اس لئے انہوں نے "بو" سے بذریعہ تار مجھے ارشاد فرمایا کہ میں تار ملتے ہی فوری طور پر موقعہ پر پہنچ کر تمام حالات معلوم کروں اور مانوکوٹوہوں کے نومبایعین پر ہونے والے مظالم کے تدارک کی پوری کوشش کرکے نتائج سے اُنہیں مطلع کروں۔ چنانچہ خاکسار اپنے ایک شاگرد عزیز محمد کمانڈا بونگے (M.K. BONGAY) کو ساتھ لے کر بلاما (BLAMA) سے مانوکوٹوہوں کے لئے روانہ ہو گیا۔ محمد کمانڈا بونگے آجکل فری ٹاؤن کے ایک احمدیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر اور سیرالیون احمدیہ مشن کے جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر خدمات بجا لا رہے ہیں اور حج بیت اللہ کے فریضہ کی ادائیگی کے علاوہ دو مرتبہ ربوہ اور قادیان کی زیارت سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔

آدم خوری کی وارداتوں سے عام دہشت

اُس زمانہ میں وہ علاقہ آدم خوری کے سلسلہ میں بہت بدنام تھا اور ایسی وارداتیں وہاں آئے دن ہوتی رہتی تھیں خصوصاً ریاست ننگووا کے بعض قبائل اور سوسائٹیاں اس جرم میں واضح طور پر ملوّث یقین کی جاتی تھیں اور شریف اور امن پسند عوام وہاں کی بعض خفیہ سوسائٹیوں کے ممبران کی انسانیت سوز حرکات سے بڑے خائف تھے۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس ریاست کے سابق حکمران معزول کر دیئے گئے تھے۔ ایسے جرائم پیشہ لوگ اگرچہ بہت کم تھے لیکن ان کے اِکّا دُکّا جرائم کی وجہ سے سارے علاقہ میں دہشت اور بے چینی سی پھیلی رہتی تھی یہ لوگ گھنے جنگلوں میں بعض دفعہ بن مانس یا بڑے سائز کے بندر کی کھال پہن کر اور بعض دفعہ چیتوں کی کھال پہن کر بھی انسانوں کا شکار کر لیا کرتے تھے۔ تاہم یہ مشہور تھا کہ یہ لوگ سفید نسل کے افراد کو پکڑنے سے بکلّی احتراز کرتے ہیں کیونکہ اوّل ایسا قتل عموماً چھپ نہ سکتا تھا اور گورنمنٹ متعلقہ لوکل چیفوں کو ذمہ دار ٹھہرا کر انہیں پکڑ لیا کرتی تھی دوم اس زمانہ میں افریقن لوگ یورپین قوموں سے ان پر سابقہ مظالم کی وجہ سے سخت مرعوب تھے سوم سیرالیون میں دانستہ یا نادانستہ ہر مذہب و خیال کے لوگ اُس زمانہ میں مسلمان علماء کے لئے اپنے دل میں احترام اور عقیدت کے جذبات رکھتے تھے اسلئے اس خاکسار نے تو اُس وقت ریاست ننگووا کے اندرونی اور جنگلی علاقہ میں سفر کرنے پر چنداں خوف محسوس نہ کیا لیکن عزیز محمد بونگے آدم خوروں کی دہشت کی وجہ سے میرے ساتھ یہ سفر کرنے پر خوش نہ تھا گو میرے احترام کی وجہ سے وہ انکار بھی نہ کر سکا۔

لڑکے کی سراسیمگی

الغرض بلاما (BLAMA) سے ہانگا (HANGHA) تک ہم دونوں نے ریل گاڑی میں سفر کیا اور آگے پیدل روانہ ہوئے۔ سات آٹھ میل طے کرنے کے بعد ہم نے ایک احمدی گاؤں پوٹے ہوں (PUTEHUN) پہنچ کر کچھ وقت آرام کیا اور پھر آگے چل پڑے۔ عصر کے وقت ایک دوسرے گاؤں میں پہنچے جو اُس روز کسی ریاستی بیگار کی وجہ سے مردوں سے خالی تھا۔ وہاں کی عورتوں نے میرے ساتھی محمد بونگے سے ہمدردی جتاتے ہوئے اُسے بہت ڈرایا اور ان جنگلوں میں آدم خوری کی بعض واردات کو مبالغہ آمیز انداز میں بیان کرکے اُسے مشورہ دیا کہ سفر اکیلے نہ کریں حتیٰ کہ بعض نے اُسے اُکسایا کہ وہ میرا ساتھ چھوڑ دے۔ اگرچہ اس نے میرا ساتھ تو نہ چھوڑا لیکن اُن کی باتوں سے وہ اس قدر بددل اور خوفزدہ ہو گیا کہ وہاں سے آگے جاتے ہوئے وہ راستے میں قدم قدم پر مجھے بھی خوفزدہ کرنے لگا اور اُس پچھلے گاؤں میں ٹھہر کر مانوکوٹوہوں کے احمدیوں کو اپنی آمد سے مطلع کرنے کے مشورے دیتا رہا تاہم یہ عاجز اُس کی ہمت بڑھاتے ہوئے آگے چلتا چلا گیا۔

جنگل میں تند ہوا اور بارش

سیرالیون میں موسم تقریباً بارہ مہینے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر یقینی رہتا ہے صرف دو تین مہینے نسبتاً ذرا خشک آتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت ہمارے چلتے چلتے پہلے اچانک معمولی سے بادل آئے پھر بڑی تند ہوا چلی اور پھر بادلوں کی گھن گرج شروع ہوگئی اور اس کے بعد بارش نے ہمیں آلیا۔ ابھی ہمارا سفر تقریباً چار پانچ میل باقی تھا۔ صرف ڈیڑھ دو فٹ چوڑی پگ ڈنڈی کے سوا ہمارے دونوں طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں اور ان کے درمیان اونچے اونچے درخت سائیں سائیں کر رہے تھے۔ بارش کی وجہ سے ہمارا سامان بھی زیادہ بوجھل ہوگیا تھا۔ محمد بونگے پہلے ہی بادل ناخواستہ میرا شریکِ سفر تھا بارش کی ناگہانی مصیبت نے اُسے اَور بھی بد دل کر دیا اور سامان کے زیادہ بوجھل ہو جانے سے وہ مزید کبیدہ خاطر ہوگیا اور اس کے دل پر آگے کی بجائے اُس پچھلے گاؤں کو واپسی کا خیال ہی غالب رہا۔ میں نے اس کی حوصلہ افزائی کے لئے اپنا بستر اور کپڑے وغیرہ اس سے لے کر اپنے کندھے پر اُٹھا لئے جبکہ صرف کتب وغیرہ کا ہلکا بکس اُس کے پاس رہا۔ غرض اس وقت کا ماحول اتنا بھیانک تھا کہ ہم کبھی تیز قدمی سے اور کبھی دوڑ دوڑ کر فاصلہ طے کرنے کی کوشش کر رہے تھے تاکہ رات کے اندھیرے سے پہلے پہلے اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ سکیں اور اس وقت دوڑنا بھی ہمیں آسان معلوم ہو رہا تھا۔

لڑکا اچانک غائب ہوگیا

محمد بونگے میرے پیچھے پیچھے آرہا تھا اور میں اس کے آگے رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ ... پڑھتا ہوا اس خیال میں تیزی سے جا رہا تھا کہ وہ میرے ساتھ ہی قدم بقدم پیچھے آرہا ہے کہ کچھ وقفہ کے بعد جب یونہی میں نے اسے کسی بات کے لئے مخاطب کیا اور کوئی جواب نہ ملنے ہی پیچھے مڑ کر دیکھا تو اُسے غائب پا کر میرے ہوش اُڑ گئے کیونکہ اس کی حفاظت کرنا میری ذمہ داری تھی۔ مجھے اِس وسوسے نے گھیر لیا کہ کسی خفیہ سوسائٹی کا کوئی آدم خور اُسے دبوچ کر جنگل کے اندر لے گیا ہے۔ چنانچہ میں سراسیمہ اور بدحواس سا ہو کر وہیں کھڑا اس فکر میں کھو گیا کہ اب کیا کروں اور بارش کہہ رہی تھی کہ میں نے آج ہی برسنا ہے۔ میرے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ میں آگے بڑھوں یا پیچھے مڑ کر لڑکے کو تلاش کروں۔ آخر اُسے زور زور سے آوازیں دیتے ہوئے میں تقریباً ایک فرلانگ تک پیچھے کی طرف گیا مگر میری آوازیں ہوا کی سنسناہٹ اور بارش کے شور میں گم ہو کر رہ گئیں اور لڑکے کا مجھے کوئی سراغ نہ مل سکا۔ میں نے جنگل کے اندر بھی اِدھر اُدھر دیکھا مگر کچھ پتہ نہ چل سکا۔ آخر ناچاری اور ناکامی کے عالم میں خاکسار نے آگے کی طرف بھاگنا شروع کیا تاکہ جلدی کسی منزل پر پہنچ کر اس کی تلاش کا انتظام کر سکوں۔

سامان تر ہو کر بوجھل ہوگیا

اب شام ہو چکی تھی اور ہر طرف اندھیرا چھا رہا تھا۔ ایک طرف گھنے جنگل اور اندھیرے کی دہشت اور بارش اور دوسری طرف دل اِس خیال سے بیٹھا جا رہا تھا کہ اب کیا ہوگا۔ لڑکا کیسے ملے گا اور اگر نہ مل سکا تو میں اس کے خاندان کو کیا جواب دوں گا اور اب اِس اندھیری شب میں آگے کدھر جاؤں گا۔ راستہ بھی کئی جگہ سے ٹوٹے ہوئے درختوں وغیرہ کی وجہ سے دشوار گزار ہوگیا تھا۔ میرا لباس اور کندھے پر رکھا ہوا سامان بھیگنے کے علاوہ میرے بوٹ اور جرابیں وغیرہ بھی کیچڑ سے تر اور بوجھل سے بوجھل ہو ہو جاتے تھے۔ پھر رات کے وقت اس علاقہ کے سانپوں اور وحشی جانوروں کی دہشت بھی میری گھبراہٹ میں اضافہ کا موجب ہو رہی تھی۔ تاہم میرے پاس نہایت چھوٹی سی ہریکین کی شکل کی ایک انگریزی ٹارچ لائٹ موجود تھی جو بڑی وفاداری سے میرا ساتھ دیتی رہی۔ علاوہ ازیں اس دہشت اور گھبراہٹ کے باوجود دل کو ایک حد تک یہ یقین ضرور تھا کہ میں نے یہ سفر کوئی اپنی ذات کے لئے تو اختیار نہیں کیا جس کا کام ہے وہ اپنے فضل و کرم سے ہماری حفاظت بھی کرے گا اور یہ سب مشکلات دُور فرمائے گا۔ بعض مسنون دعائیں بھی دل کو مزید پراگندہ خیالی سے بچا رہی تھیں۔

ایک نئی مشکل اور اضطرار و بیکسی کا عالم

اِس بیم و رجا کے عالم میں یہ خاکسار اپنے بستر وغیرہ کی گٹھڑی کندھوں پر رکھے غیر معمولی تیزی کے ساتھ آگے کی سمت جا رہا تھا کہ اچانک میرے آگے وہ پگ ڈنڈی تین متوازی شاخوں میں تقسیم ہوگئی اور میرے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوگیا کہ ہماری منزلِ مقصود کو کونسا راستہ جاتا ہے کیونکہ اس علاقہ میں میرا یہ پہلا سفر تھا۔ اس وقت تو کسی اندازے سے کوئی راستہ اختیار کرنا خطرے سے خالی نہ تھا اور بظاہر صحیح راستہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ بھی میرے پاس نہیں تھا۔

ایک گستاخانہ خیال اور دعا

اِس تذبذب، پریشانی اور اضطرار کی کیفیت میں اُس خالق ارض و سما اور رحیم و کریم خدائے بزرگ و برتر کو مخاطب کرتے ہوئے میرے دہلتے ہوئے دل میں یکدم ایک گستاخانہ سا سوال اُبھرا جسے میں اُس وقت دبا نہ سکا۔ میں نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں اپنے کندھے سے وہ سامان زمین پر پٹختے ہوئے عرض کیا "میرے مالک میں نے کب کہا ہے کہ میں گنا ہوں سے مبرا ہوں۔ بے شک میں بہت بڑا عاصی ہوں اور اِس کا مجھے بصد عجز اعتراف بھی ہے مگر.... اسے میرے ربِّ غفور! کیا مجھے سزا دینے کے لئے یہی وقت رہ گیا ہے جبکہ میں تیرے پیارے مسیح کے نمائندہ کے طور پر تیرے مظلوم اور عاجز بندوں کی مدد کے لئے جا رہا ہوں"۔ دل پہلے ہی درد سے بھرا ہوا تھا اِس لئے اِس کے ساتھ ہی یکایک مجھ پر شدید رقت طاری ہوگئی اور میں نے ایک ننھے بچے کی طرح چیختے ہوئے رونا شروع کر دیا۔ آنکھوں سے بے تحاشا آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ شاید اب اپنے خدا سے اِس شکوہ نما پکار اور التجا سے میرا دل جل بھن کر خاکِ سیاہ ہو جائے گا مگر شکر ہے کہ اس نے فضل فرمایا اور جلد ہی طبیعت سنبھل گئی۔

چند لمحات کے بعد جب میں ذرا سنبھلا تو طبیعت استخارہ کی طرف مائل ہوگئی چنانچہ میں پھر دو تین مرتبہ دعائے استخارہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ آڑے وقت کی دعا پڑھ کر جس راستے پر چلنے کو دل نے چاہا اُسی پر چل پڑا۔ گو اندھیرا لمحہ بہ لمحہ گہرا ہوتا جا رہا تھا تاہم اِس آڑے وقت میں بھی وہ چھوٹی سی ٹارچ لائٹ میرا ساتھ دے رہی تھی۔ اب بارش کا زور ٹوٹ چکا تھا اور ٹھنڈی ہوا کے ساتھ صرف ذرا ذرا پھوار پڑ رہی تھی۔ بادلوں کی گھن گرج بدستور تھی اور سیکنڈوں کے وقفہ سے آسمانی بجلی کی چمک میرا راستہ روشن کئے جا رہی تھی۔ گو میں تیزی سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا لیکن لڑکے کی گمشدگی کے غم اور راستے کے غیر یقینی ہونے کی فکر سے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے دل اب بھی دہشت زدہ اور کسی بھاری بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ اِس کیفیت میں آگے کی سمت بڑھتے ہوئے ابھی مجھے کوئی آدھ گھنٹہ بھی نہ ہوا ہوگا کہ میں نے دیکھا کہ اب وہ پگ ڈنڈی ختم ہو چکی ہے اور آگے لکڑیوں کی تقریباً تین چار فٹ اونچی باڑ میرے سامنے آ گئی ہے جس میں کسی درخت کی سپرنگ نما لچکدار ٹہنیوں کا بنا ہوا ایک دروازہ لگا ہے۔ اِسی قسم کی باڑ اس زمانہ میں سیرالیون کے ہر اہم گاؤں کے باہر ہوا کرتی تھی جس سے مقصد جنگل کے جانوروں کو روکنا ہوتا تھا تاکہ وہ گاؤں کی سبزیاں وغیرہ خراب نہ کریں۔

منزلِ مقصود پر سجدۂ شکر

جب میں گاؤں میں داخل ہوا تو یہ معلوم کر کے سب سے پہلے خدا کے حضور خوشی کے آنسو بہاتے ہوئے سجدۂ شکر ادا کیا کہ یہ گاؤں میری اپنی منزلِ مقصود یعنی مانو کو ٹوہوں ہی ہے اور اُسی حالتِ سجدہ میں خاکسار نے یہ دعا بھی کی کہ الٰہی اب تو میرے ساتھی لڑکے کو بھی اپنے فضل و احسان سے بحفاظت یہاں پہنچا دے۔ مانو کو ٹوہوں کے احمدی احباب اگرچہ میری آمد پر بے حد خوش ہوئے اور ان کے حوصلے بھی بلند ہوگئے مگر میں نے دیکھا کہ گاؤں کے عیسائی نمبردار کے خوف کی وجہ سے وہ مجھے اپنے پاس ٹھہرانے سے گھبرا رہے ہیں اور اِس بارے میں آپس میں لوکل زبان میں کچھ کھسر پھسر کرنے لگ گئے ہیں جسے میں بھی کسی حد تک سمجھتا تھا۔ بات یہ تھی کہ گاؤں کے چیف کی اجازت کے بغیر وہ کسی غیر ملکی کو اپنے ہاں ٹھہرا نہیں سکتے تھے اور خصوصاً مجھے بلا اجازت ٹھہرانا تو ان پر اَور زیادہ عتاب اور مصیبت کا موجب ہو سکتا تھا۔ میں نے یہ محسوس کر کے اُنہیں کہا کہ وہ صرف مجھے ٹاؤن چیف کے مکان کا راستہ بتا دیں چنانچہ ایک احمدی میرے ساتھ ہو لیا اور دُور سے مجھے اس کا گھر بتا کر واپس لوٹ گیا۔ میں نے ٹاؤن چیف کے پاس جا کر لوکل مینڈے زبان میں اُس سے کہا کہ میں ہندوستان کا باشندہ ہوں اور احمدیہ جماعت کی سرپرستی میں مذہب اسلام کی نمائندگی کرتا ہوں۔ آپ کے گاؤں میں تبلیغ کی غرض سے آیا ہوں اور آپ کا مہمان ہوں۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیّت کا ایک ورق

آج سے ۸۲ سال پہلے۔ ۸ر اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء

جماعت احمدیّہ کے ایک بازو اور سب سے پہلے اخبار "الحکم" کا اجراء

"الحکم اپنی ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اسکا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے"

(حضرت مصلح موعودؓ)

آج کی جدید دنیا میں ذرائع ابلاغ کی جو اہمیت ہے اس کے پیش نظر دنیا نے سیاست میں پریس کو مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ کے بعد ریاست کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔ بانی جماعت احمدیّہ، امام آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُور بین اور نکتہ شناس نظروں سے یہ اہمیت چھپی نہ رہ سکتی تھی۔ اس لئے آپ نے بھی اپنی جماعت کے دو قابل قدر دینی اخبارات "الحکم" اور "البدر" کو اشاعت دعلیہ السلام کی آکانی ہم میں اپنے دو بازو قرار دیا۔

جماعت احمدیہ کے ایک بازو یعنی سلسلہ احمدیہ کے اوّلین اخبار الحکم کی اشاعت کا آغاز آج سے ٹھیک ۸۲ سال قبل آج ہی کے روز ۸ر اکتوبر ۱۸۹۷ کو ہوا۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کا سب سے پہلا ماخذ بننے کی سعادت اسی اخبار کے حصے میں آئی جس کے ایڈیٹر اور مالک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب رضی اللہ عنہ تھے۔ جو جماعت میں عرفانی کبیر کے نام سے مشہور ہوئے۔

محترم شیخ یعقوب صاحب رضی اللہ عنہ اس وقت امرتسر میں رہتے تھے اور ایک کامیاب صحافی کی حیثیت سے علمی اور صحافتی حلقوں میں آپ کے زور قلم کا چرچا تھا۔ آپ کے دل میں اس اخبار کے جاری کرنے کا خیال آیا تو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے اس عریضے کا جواب دیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ

"ہم کو اس بارہ میں تجربہ نہیں اخبار کی ضرورت تو ہے مگر ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے مالی بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔ آپ اپنے تجربہ کی بناء پر جاری کر سکتے ہیں تو کر لیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے"

(حیات احمد جلد چہارم ص۵۸۹)

اور یوں شیخ یعقوب علی صاحب ترابؓ نے جو کہ خود اس وقت بالکل تہی دست تھے۔ الحکم جیسا تاریخی اخبار جاری کیا کہ جب تک احمدیت کا نام زندہ ہے اور انشاء اللہ العزیز تا قیامت زندہ رہے گا۔ الحکم کا نام بھی زندہ رہے گا۔

یہ اخبار ابتداء میں ۱۸۹۷ء کے آخر تک ریاض ہند پریس امرتسر میں چھپتا رہا اور امرتسر ہی سے شائع ہوتا رہا۔ مگر ۱۸۹۸ء کے آغاز میں یہ مرکز احمدیت قادیان میں منتقل ہو گیا۔ اور چند برسوں کے وقفہ کے ساتھ جولائی ۱۹۴۳ء تک جاری رہا۔

الحکم کے دورِ ثانی میں اس کی ادارت شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے فرزند ارجمند اور سلسلہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی جناب محمود احمد صاحب عرفانی نے نہایت عمدہ رنگ میں سنبھالی اور الحکم کو اپنی زندگی کے آخری ایام تک زندہ رکھا۔

تاریخ احمدیت جلد دوم ص۔۔ تا ص۔۔ میں الحکم کے اجراء کے بارے میں تفصیلی ذکر موجود ہے۔

الحکم کے ابتدائی حالات

الحکم کے ابتدائی حالات کے بارے میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اگست ۱۸۹۷ء کو ہنری مارٹن کلارک نے ایک نالش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کر دی۔ میں نے اس مقدمہ کے حالات دوسرے جنگ مقدس کے نام سے لکھے اس وقت مجھے سلسلہ کی ضروریات کے اعلان اور اظہار کے لئے اور اس پر جو اعتراضات پولیٹیکل اور مذہبی پہلو سے کئے جاتے تھے ان کے جوابات کے لئے ایک اخبار کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ اکتوبر ۱۸۹۷ء میں الحکم جاری کر دیا۔ اس وقت گورنمنٹ پریس کے خلاف تھی اور موجودہ پریس ایکٹ اس وقت بھی قریب تھا کہ پاس ہو جاتا۔ تاہم ان مشکلات میں میں نے خدا پر بھروسہ کر کے امرتسر سے اخبار الحکم جاری کر دیا۔ ۱۸۹۷ کے آخر میں روزانہ پیسہ اخبار کے مکرر اجراء کی تجویز ہو چکی تھی۔ اور منشی محبوب عالم صاحب کی خواہش کے موافق میں نے پیسہ اخبار کے ایڈیٹوریل سٹاف میں جانا منظور کر لیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ الحکم کا ہیڈ کوارٹر لاہور بدل دینا چاہیئے اور محض اس خیال سے میں نے پیسہ اخبار کے ساتھ تعلق کرنا گوارا کر لیا تھا۔ مگر ۱۸۹۷ء کے دسمبر میں جب جلسہ سالانہ پر میں قادیان آیا تو یہاں ایک مدرسہ کے اجراء کی تجویز ہوئی اور اس کے لئے خدمات کے سوال پر میں نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ اور اس طرح قدرت نے مجھے دیارِ محبوب میں پہنچا دیا۔ الحکم کے اجراء کے وقت مجھے بہت ڈرایا گیا تھا۔ کہ مذہبی مذاق کم ہو چکا ہے اور احمدیت کے ساتھ عام دشمنی پھیل چکی ہے۔ اس لئے الحکم کامیاب نہ ہو گا۔۔۔۔ قادیان میں اسوقت پریس کی سخت تکالیف تھیں۔ نہ پریس ملتا تھا۔ نہ کاپی نویس اور نہ کاتب اور نہ یہ لوگ قادیان آکر رہنا چاہتے تھے۔"

(الفضل ۶ر مئی ۱۹۵۸ء)

"الحکم" کی انتہائی بیش قیمت خدمت اور دنیا بھر کی تاریخ میں سدا جذبات تشکر کے ساتھ یاد کی جانے والی سعادت یہ تھی کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب ترابؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و ارشادات کو شائع کرنا شروع کیا۔ حضرت شیخ صاحبؓ کو خدا تعالیٰ نے زود نویسی کا ایک خصوصی ملکہ ودیعت کیا تھا۔ آپ حضور علیہ السلام کی مجالس میں حاضر ہوتے اور حضورؑ جو کچھ ارشاد فرماتے اسے قلمبند کر کے شائع فرما دیتے۔ اس طرح مجدد و مامور آخر الزمان کی تازہ بتازہ وحی کی اشاعت کا بھی خاص انتظام ہو گیا۔ مرکز کے کوائف اور بزرگان سلسلہ بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرانقدر مضامین چھپنے لگے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے متوالے سینکڑوں میل دُور بیٹھے اس آسمانی مائدہ سے بہرہ اندوز ہونے لگے۔ اس طرح سے یہ اخبار جماعت احمدیّہ کی تاریخ کا امین اور سلسلہ کے ایک نئے دور کا سنگ میل بن گیا۔ اور یہ خدمت ۱۹۰۱ء تک اس اخبار کو تنِ تنہا انجام دینے کی سعادت ملی۔ بعد میں اخبار البدر بھی اس میں شامل ہو گیا۔

الحکم کے ۱۹۳۴ء میں دوبارہ اجراء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

(بقیہ ص۔۔ پر)

سَالانہ اجتماع کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ خدّام سائیکلوں کے ذریعہ تشریف لاویں

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا جاری فرمودہ الٰہی منصوبہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں صد فیصد ادائیگی کرنیوالے مخلصین

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی بشارتوں کے موجب ہماری اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس صدی کے استقبال کے لئے ہم نے ابھی سے تیاریاں کرنی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو چکی ہیں۔ حضرت فاتح الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی تحریک فرمائی تو مخلصین مرد و زن نے چاروں اطراف عالم سے اس پر لبیک کہی۔ اور اب وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے اپنے ملک میں اپنے وعدوں کی ادائیگی کر رہے ہیں۔ ذیل میں ایسے مخلصین کی پہلی فہرست بغرض ریکارڈ و دعا شائع کی جا رہی ہے جو اپنے وعدوں کی صد فی صد ادائیگی کر چکے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ ان مخلصین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے انہیں بہتر اجر سے نوازے آمین۔ اللھم آمین۔

خاکسار
سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

فہرست اوّل

۱۔ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم — کراچی
۲۔ " میاں عبدالرحیم صاحب ادجلوی - بی۔ ایس۔ سی — ربوہ
۳۔ " بابو محمد شریف صاحب ریٹائرڈ محکمہ ٹیلیفون دارالصدر شمالی ربوہ
۴۔ " شیخ حاجی محمد یعقوب صاحب میانہ پورہ — سیالکوٹ
۵۔ " چوہدری فضل احمد صاحب بذریعہ چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب چک ۹ بنیار سرگودھا
۶۔ " شیخ عبدالرشید صاحب شرما۔ منور احمد صاحب شرما — ٹنکاپور (سندھ)
۷۔ " ڈاکٹر الطاف الرحمٰن صاحب ایجنسی ہسپتال — سکردو
۸۔ " چوہدری غلام رسول صاحب سیلزمین باٹا شاپ — سیالکوٹ
(وعدہ میں مزید اضافہ کیا ہے)
۹۔ " چوہدری نادر علی صاحب دارالنصر غربی ربوہ
۱۰۔ " شیر محمد صاحب نانو ڈوگر — شیخوپورہ
۱۱۔ مکرمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ بشارت الرحمٰن ظفر صاحب شکاگو (امریکہ)
۱۲۔ " امۃ الحمید صاحبہ بنت عبدالسلام صاحب زرگر - گول بازار ربوہ
۱۳۔ مکرم ملک محمد عبدالرحمٰن صاحب (ریٹائرڈ صوبیدار میجر) — کوئٹہ
۱۴۔ " محمد فقیر اللہ خاں صاحب پٹواری معہ والدین و رفقی مرحوم۔ گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ
۱۵۔ محترمہ شکیلہ اختر صاحبہ "
۱۶۔ مکرم منصور احمد۔ طارق رنجیت خاں۔ اعجاز احمد۔ جرار خالد صاحبان "
۱۷۔ " مستری محمد خاں صاحب ولد مولا داد صاحب۔ "
۱۸۔ " چوہدری غلام حیدر ولد محمد علی صاحب "
۱۹۔ " میاں عطاء اللہ صاحب چک ۱۶۳ دہاڑی
۲۰۔ مکرمہ زاہدہ حمیدہ صاحبہ مرحومہ اہلیہ ملک سعید احمد صاحب انجنیئر دارالعلوم شرقی ربوہ
۲۱۔ مکرم مولوی نظام الدین مہمان صاحب واقف زندگی - دارالعلوم غربی ربوہ
۲۲۔ " ماسٹر عطاء اللہ صاحب استاذ الجامعہ - دارالرحمت وسطی - ربوہ
۲۳۔ " چوہدری لطیف احمد صاحب چک والا معہ اہل و عیال احمد نگر نزد ربوہ۔
۲۴۔ " حکیم سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب مرحوم معہ اہل و عیال - والدین مرحومین دارالرحمت غربی ربوہ
۲۵۔ مکرم چوہدری صادق علی صاحب لیکچرار ٹی۔ آئی کالج۔ ربوہ
۲۶۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ "
۲۷۔ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دارالرحمت غربی۔ ربوہ
۲۸۔ مکرمہ فضل نور صاحبہ مرحومہ اہلیہ " "
۲۹۔ مکرم شاہد احمد صاحب ولد چوہدری صادق علی صاحب لیکچرار ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ
۳۰۔ " مولانا احمد خاں صاحب نسیم مرحوم سابق ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) ربوہ۔

شکریۂ احباب اور درخواست دُعا

میرے ہونہار پوتے عزیز حفاظت احمد مرحوم ابن عزیزم حکیم قاضی نذیر محمد کی المناک وفات پر احباب جماعت نے بڑی کثرت سے بذریعہ خطوط اور خود تشریف لا کر اظہار تعزیت فرمایا ہے اور ہماری دلجوئی کی ہے۔ میں احباب کرام کا شکریہ ادا اور دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

(حکیم عبدالعزیز۔ صدر جماعت احمدیہ چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ عزیز آباد کراچی کی تربیتی کلاس

مجلس اطفال الاحمدیہ عزیز آباد کراچی کے زیر اہتمام ۱۸ر جولائی ۱۹۷۹ء کو ایک شاندار تربیتی کلاس منعقد کی گئی جو ۸ گھنٹے جاری رہی۔ ۴ اجلاسات ہوئے جن میں محترم جناب مولانا علی حیدر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور محترم جناب الطاف قدیر صاحب نائب ناظم اطفال ضلع کراچی نے بھی شرکت فرمائی اور اطفال کو گرانقدر نصائح سے نوازا۔ اس کے علاوہ رومال پکڑنا اور فٹ بال کے مقابلے کرائے گئے۔ مقابلہ تلاوت کلام پاک بھی ہوا۔ اطفال کو اسلامی تاریخ کے ایمان افروز واقعات سنائے گئے۔ لطائف سنانے کا ایک دلچسپ پروگرام بھی ہوا۔ علاوہ ازیں اطفال کو کلمہ۔ عہد اطفال الاحمدیہ۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی کی دعائیں۔ نظم احمدی کی تعریف اور پاکیزہ اشعار یاد کرائے گئے۔ ان کے علاوہ بھی کئی تعلیمی تربیتی پروگرام ہوئے۔ اس کلاس میں ۱۵۲ اطفال نے شرکت کی۔

(ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد)

درخواست دُعا

خاکسار بعض گھریلو اور محکمانہ پریشانیوں کی وجہ سے سخت غمزدہ ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ہر قسم کی پریشانیاں دور ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار غلام محمد حق معلم وقف جدید چشتیاں ضلع بہاولنگر)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

(بقیہ از صفحہ ۵)

نے ایک خاص پیغام تحریر کر کے دیا جس میں فرمایا کہ:۔

"الحکم سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے۔ اور جو موقعہ خدمت کا اسے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری زمانہ میں بلکہ کو ملا ہے وہ کروڑوں روپے خرچ کر کے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔ میں کہتا ہوں کہ الحکم اپنی ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ سلسلہ کا کوئی مہتمم بالشان کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے"

(الحکم ۱۴ر جنوری ۱۹۳۴ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۸۰)

مرتبہ:۔ یوسف سہیل شوق۔ ربوہ

قائدین مجالس! مجلس کے جملہ چندہ جات کی وصولی کیلئے بھرپور کوشش فرمائیں۔ (معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر معہ پوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں:

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۲۵۶

میں امۃ الجمیل بیوہ میجر سید سلیم الدین صاحب مرحوم قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر ۱۰،۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الجمیل معرفت سید حسنات احمد صاحب مکان ۹ سٹریٹ ۴۷ F7/4 اسلام آباد

گواہ شد: سید حسنات احمد وصیت نمبر ۱۰۹۴۳

گواہ شد: شیخ عبد القادر صاحب وصیت نمبر ۱۰۹۷۰

مسل نمبر ۲۲۲۵۷

میں محمد شریف ولد چوہدری اللہ دتا صاحب قوم ڈھلوں پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد متنازعہ فیہ ہے۔ اور اس کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے۔ میرے نام منتقل ہونے پر دفتر کارپرداز کو باقاعدہ اطلاع دوں گا۔

میں اپنی جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰،۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد شریف ۱/۱۵ دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد: مرزا نصیر احمد ولد مرزا محمد حسین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد: محمد رفیق صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ

مسل ۲۲۲۵۸

میں رابعہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد شریف صاحب ڈھلوں قوم رانجھا پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ بالیاں طلائی نگ ۳۰۰/-
انگوٹھی طلائی مالیتی ۲۳۵ روپے
بھینس ۳ راس " ۹،۰۰۰ روپے
حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰ "

میں اپنی بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رابعہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب ۱/۱۵ دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد: عطاء اللہ نائب ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

گواہ شد: ملک محمد رفیق صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۲۲۵۹

میں علی احمد ولد چوہدری حیات خان صاحب قوم جٹ وینس پیشہ کاشتکاری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۴۶ گ ب فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۳/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

اراضی زرعی ۱۱۳ ایکڑ ۴ کنال مالیت ۳۵،۰۰۰ روپے
مکان کچا پکا " ۱۰،۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲،۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: علی احمد چک ۴۴۶ گ ب ضلع فیصل آباد

گواہ شد: بشیر احمد ولد غلام احمد صاحب چک ۴۴۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

گواہ شد: محمد عبد اللہ ولد غلام محمد صاحب قائد مقامی چک ۴۴۶ گ ب ضلع فیصل آباد

مسل ۲۲۲۶۰

میں سردار بیگم زوجہ حاکم علی صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر ۳۲/۵۰ روپے
زیور طلائی ۶ تولہ ۵ ماشہ مالیتی ۷،۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: سردار بیگم اہلیہ چوہدری حاکم علی صاحب مصطفیٰ پارک اوکاڑہ ضلع ساہیوال

گواہ شد: حاکم علی مصطفیٰ پارک اوکاڑہ وصیت نمبر ۱۱۰۴۰ (خاوند موصیہ)

گواہ شد: طارق محمود اوکاڑہ وصیت نمبر ۱۸۰۰۴ سیکرٹری مال

تلاش گمشدہ

آج صبح دار العلوم شرقی سے آتے ہوئے سائیکل کے کیریئر سے ۴ لیڈیز قمیص جو کہ ایک رومال میں بندھی ہوئی ہیں گر گئی ہیں جن صاحب کو ملی ہوں وہ براہ مہربانی درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

ماڈرن ٹیلرز گول بازار (ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے ہم زلف مکرم مرزا احمد اسحٰق بیگ صاحب علاقہ والا سے لاہور آتے ہوئے اچانک طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے ساہیوال ہسپتال میں داخل ہوگئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت دے۔ آمین۔

(رانا مبارک احمد لاہور)

جاپان میں پاکستان کی گرانقدر خدمات انجام دینے پر

حکومت پاکستان کی طرف سے محترم ڈاکٹر ناصر احمد پرازی کا اعزاز

"علامہ اقبال صدسالہ یادگاری میڈل" دیئے جانے کا اعلان

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ نہایت مخلص خادم سلسلہ و خادم دین و وطن محترم ڈاکٹر ناصر احمد پروازی ایم اے پی ایچ ڈی کو آپ کی گرانقدر قومی و ملی خدمات کے صلہ میں حکومت پاکستان نے "علامہ اقبال صدسالہ یادگاری میڈل (Allama Iqbal Centenary Commemorative Medal) دینے کا اعلان کیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہ میڈل ان کی خدمات جلیلہ کے اعتراف کے طور پر دیا گیا ہے جو آپ نے جاپان میں اپنے قیام کے دوران وہاں پاکستان کا نام روشن کرنے اور علامہ اقبال کی صدسالہ تقریبات نہایت کامیابی سے منانے کے سلسلہ میں انجام دی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اوساکا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز کے شعبہ اردو میں ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۹ء تک وزیٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے تدریسی خدمات انجام دیتے رہے ہیں اور حال ہی میں پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔

آپ نے جاپان میں اپنے چار سالہ قیام کے دوران تدریسی سرگرمیوں کے علاوہ بڑے جذبہ و جوش اور دلی لگن کے ساتھ قومی و ملی خدمات سرانجام دینے کی طرف بھی توجہ دی اور بفضل اللہ تعالیٰ اس لحاظ سے بھی بہت نام پیدا کیا۔ چنانچہ آپ نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے یوم پیدائش کے جشن صدسالہ اور اسی طرح علامہ اقبال کے جشن صدسالہ کی شایان شان تقریبات منعقد کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور انہیں مقبول اور کامیاب بنانے میں بہت اہم کردار ادا فرمایا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے یہ طرح بھی ڈالی کہ جاپان میں ہر سال یوم پاکستان اور یوم اقبال کی تقاریب بہت اہتمام اور دھوم دھام سے منائی جائیں اور اس طرح اہل جاپان کو پاکستان سے روشناس کرا کے اس میں ان کی دلچسپی کو ابھارا اور بڑھایا جائے۔

ڈاکٹر صاحب نے جاپان میں اپنے قیام کے دوران ایک اور اہم اور یادگار کارنامہ بھی سرانجام دیا اور وہ یہ کہ آپ نے اوساکا یونیورسٹی کے سالانہ میلے منعقدہ دسمبر ۱۹۷۷ء میں پاکستان کے بارہ میں ایک دلکش اور رنگا رنگ ادبی اور ثقافتی پروگرام پیش کرنے کا اہتمام کیا۔ اس میں آپ کی تحریک، حوصلہ افزائی اور رہنمائی کے نتیجہ میں یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے جاپانی طلباء اور طالبات نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ یہ پروگرام اس قدر پسند کیا گیا کہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے میلے میں پیش کئے جانے والے جملہ پروگراموں میں سے اسے بہترین پروگرام قرار دیا اور اس طرح یونیورسٹی کا شعبہ اردو اول انعام کا مستحق قرار پایا۔ اس شاندار کامیابی پر اس وقت جاپان میں پاکستان کے سفیر ہز ایکسیلنسی جناب جمشید کے۔ اے۔ مارکر نے ڈاکٹر صاحب موصوف کے نام اپنے ۹ فروری ۱۹۷۸ء کے خط میں تحریر فرمایا:۔

"گائی والے فیسٹیول" کے موقع پر آپ نے (پاکستان کو متعارف کرانے میں) ایک اچھی ابتدا کے طور پر از خود جو پہلا قدم اٹھایا اور شعبہ اردو نے اس موقع پر جو کامیابی حاصل کی اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ آپ کی اس مسلسل دلچسپی پر جو آپ اپنی زائد از نصاب سرگرمیوں کے ذریعہ پاکستان کے عزّ و وقار کو بلند کرنے میں لے رہے ہیں، ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ایسے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی اپنی مساعی میں آپ اس سفارت خانہ کی تائید و حمایت پر بھرپور اعتماد کر سکتے ہیں۔"

محترم ڈاکٹر ناصر احمد پروازی صاحب نے جاپان میں اپنے چار سالہ قیام کے دوران جو قابل قدر قومی و ملی خدمات انجام دیں ان کا اعتراف جاپان میں پاکستان کے موجودہ سفیر ہز ایکسیلنسی جناب قمر الاسلام نے ایک خط میں کیا ہے جو ڈاکٹر صاحب کی جاپان سے واپسی کے بعد حال ہی میں آپ کو ملا ہے۔ سفیر موصوف اپنے اس خط مرقومہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۹ء میں اس امر کی اطلاع دیتے ہوئے کہ حکومت پاکستان نے آپ کی اعلیٰ خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ کو "علامہ اقبال صدسالہ یادگاری میڈل" کا مستحق قرار دیا ہے، تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم سب کو آپ کے جاپان سے واپس چلے جانے کا بہت افسوس ہے کیونکہ آپ نے اوساکا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز کے توسط سے پاکستان کے لئے نہایت ہی اچھا کام کیا۔

آپ یہ جان کر خوش ہوں گے کہ حکومت پاکستان نے آپ کو "علامہ اقبال صدسالہ یادگاری تمغہ" بطور انعام عطا کیا ہے۔ یہ تمغہ حکومت کی طرف سے اس سفارت خانہ کو بھجوا بھی دیا گیا تھا لیکن آپ کی روانگی سے قبل یہ آپ کو پیش نہ کیا جا سکا۔ اب ہم نے یہ میڈل وزارت ثقافتی و سیاحتی امور (کلچر، سپورٹس اور یوتھ افیئرز ڈویژن) اسلام آباد کو بھیج دیا ہے۔ آپ وزارت مذکور سے رابطہ قائم فرمائیں تاکہ تمغہ آپ کو پاکستان میں پیش کیا جا سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی ان خدمات پر پسندیدگی کا برمحل اظہار ہے جو آپ نے علامہ اقبال کی صدسالہ تقاریب منانے کے سلسلہ میں انجام دی ہیں۔ آپ کو مبارکباد اور نیک تمنائیں پیش کرنے میں میرے سٹاف کے ممبران بھی میرے ہمنوا ہیں۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہ اعزاز مبارک کرے اور آپ کو آئندہ بھی قوم و ملک اور اسلام کی بیش از بیش خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

ضرورت سٹاف

فضل عمر ہسپتال ربوہ کو مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے فوری طور پر اپنی سندات کے ساتھ خاکسار کو ملیں۔

(۱) لیڈی ڈاکٹر — ایم۔ بی بی ایس
ایک مستقل آسامی اور ایک عارضی آسامی
(۲) اسسٹنٹ — ایم۔ بی بی ایس (ڈاکٹر)
ایک مستقل آسامی
(۳) میڈیکل آفیسر — دو آسامیاں
(۴) میل نرسز کوالیفائڈ — چار آسامیاں
(۵) بیلدار تجربہ کار — ایک آسامی

ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروز پور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانت و امانت میں منفرد ادارہ
علی اسٹیٹس
فون ۶۶۴
پراپرٹی ڈیلرز
سکنی و زرعی زمین، مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں۔
آپ کا خادم شیخ عبدالخالق۔ کالج روڈ۔ چوک اقصیٰ۔ ربوہ